تو یہ حق ہے
اشاعت نمبر 02
مروّجہ
چھ کلموں کا ثبوت
تحریر و تحقیق
محقق و محدث
ابو اسامہ
ظفر القادری بکھروی حفظہ اللہ
خطیب جامع مسجد الفاروق F-20، واہ کینٹ
التحقیقات الاسلامیہ فاؤنڈیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❁ مروجہ چھ کلموں کا بیان ❁

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ و السلام علیٰ سیّد المرسلین: امابعد!

قارئین کرام اس مضمون کے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آج بدمذہبی عروج پر ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بدمذہبوں نے ہر چیز کو بدعت قرار دینے کی مہم کو تیز کردیا ہے اور اس بدعت کی آڑ میں ان لوگوں نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور عوام وخواص کے ذہنوں کو منتشر کیا ہے یہ ایک بیرونی یہود ونصارا کی سازش کا نتیجہ ہے

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں نے مسلمانوں کے اجماعی کاموں کو بدعت تو بنایا ہی تھا لیکن ان لوگوں نے اسلام کے بنیادی رکن کلمہ طیبہ کو بھی بدعت قرار دے دیا، غیر مقلدین تو صرف باقی پانچ کلموں کو بدعت کہتے تھے انھی ہی کی ایک قسم نے پہلا کلمہ طیب کو بھی بدعت قرار دیا ہے جیسا کہ مفتی اعظم سعودی عرب ابن باز "فتاویٰ ابن باز جلد دوم" میں ایک سوال کہ ایک آدمی کلمہ طیبہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ کیسا ہے اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ یہ بدعت ہے کیونکہ پورا کلمہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" قرآن وسنت میں ثابت نہیں اور " لا الہ الا اللہ" اتنا ثابت ہے لہٰذا اتنا ہی ذکر کرنا چاہیے۔

یہ حال ہے مفتی اعظم سعودی عرب کا، جب ایسے لوگ دین کے ٹھیکیدار بن جائیں تو دین کا بیڑا غرق ہی ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت کم ہی ہوگی اور یہ دین کی

محمد بن سعد فرماتے ہیں[كان وكيع ثقة ،مامونا ،عاليا ،رفيعا، كثير الحديث، حجة]

(سير اعلام النبلاء: ۹/۱۴۵)

(۴) ابو خالد الدالانی یزید بن عبدالرحمن الاسدی الکوفی:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں[ليس به باس] اس میں کوئی حرج نہیں

(تاریخ ابن معین للدارمی: ۱/۲۴۸رقم ۸۸۰)

ابو حاتم فرماتے ہیں[صدوق] امام احمد فرماتے ہیں[لاباس به]

(میزان الاعتدال: ۴/۴۳۲رقم ۹۷۵۳)

(۵)ابو اسماعیل ابراہیم بن عبدالرحمن السکسکی الکوفی:

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں[صدوق] سچا ہے (تقریب التہذیب: ۱/۹۰رقم ۲۰۳)

(۶)حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ:

یہ صحابی رسول ہیں اور سارے صحابی عادل ہیں

استنادی حیثیت: اس کے سارے راوی سچے ہیں اور یہ روایت حسن ہے

تھوڑے سے الفاظ کی تبدیلی سے یہی بات درج ذیل کتب میں موجود ہے وہ الفاظ یہ ہیں

[سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله]

(۱)سنن ابو داؤد: ۱/۲۲۰رقم ۸۳۲ بتحقیق البانی

(۲)سنن نسائی: ۲/۱۴۳رقم ۹۲۴ بتحقیق البانی حسن

(۳)مسند احمد: ۴/۳۵۶رقم ۱۹۱۳۸ بتحقیق الارناؤط حسن

(۴)مسند الطیالسی: ۲/۱۵۲رقم ۸۱۹

(۵)سنن دارقطنی: ۲/۸۹رقم ۱۱۹۵

(۶)سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۱۸رقم ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷

(۷)معرفة السنن والآثار للبیہقی: ۳/۲۲۹رقم ۴۲۴

(۸)المنتخب من مسند عبد بن حمید: ۱/۱۹۹رقم ۵۲۳

(۹)معجم الکبیر للطبرانی: ۹/۸۹رقم ۱۰۲۲

(۱۰)معجم الاوسط للطبرانی: ۳/۳۴۷رقم ۵۰۲۵

(۱۱)الاحکام الشرعیة للاشبیلی: ۲/۳۹۹

(۱۲)التوحید لابن مندة: ۱/۳۸رقم ۲۹

(۱۳)الجامع فی الحدیث لابن وھب: ص ۹ رقم ۳۳۲

(۱۴)اخبار مکة للفاکھی: ۱/۸رقم ۳۵۵

(۱۵)المستدرک للحاکم: ۱/۳۱رقم ۸۸۰

(۱۶)شرح السنة للبغوی: ۳/۸رقم ۵۵۳

(۱۷)شعب الایمان: ۲/۳۲رقم ۲۰۹

(۱۸)صحیح ابن حبان: ۵/۹رقم ۱۸۱۰

(۱۹)مصنف ابن ابی شیبة: ۱۰/۹رقم ۳۰۰۳۲

(۲۰)مختصر قیام اللیل للمروزی: ص ۱۰۹

❁ چوتھا کلمہ توحید اور اس کا حدیث سے ثبوت ❁

چوتھا کلمہ توحید کے الفاظ یہ ہیں[لا اله الله وحدهٗ لاشريك لهٗ له الملك وله الحمد يحي ويميت وهو حي لايموت ابدا ابدا ذوالجلال والاكرام بيده الخير وهو علىٰ كل شيء قدير]

چوتھے کلمے کے الفاظ بھی حدیث سے ثابت ہیں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

[قال من دخل السوق فقال لااله الله وحدهٗ لاشريك لهٗ له الملك وله الحمد يحي ويميت وهو حي لايموت بيده الخير وهو علىٰ كل شيء قدير، كتب الله لهٗ الف الف حسنة ومحا عنه الف الف سيئة ورفع له الف

الف درجة]

ترجمہ: جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے "لااله الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لايموت بيده الخير وهو علىٰ كل شيء قدير" اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس سے دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کیے جاتے ہیں

تخریج:

(۱) جامع ترمذی: ۵/۲۹۱ رقم ۳۴۲۸ قال الباني حسن
(۲) مسند البزار: ۳/۴۰ رقم ۱۰۵
(۳) مسند الطيالسي: ۱/۳ رقم ۲
(۴) المنتخب من مسند عبد بن حميد: ۱/۹ رقم ۲۸
(۵) اخبار مكة للفاكهي: ۳/۷ رقم ۲۳۸۷
(۶) الدعاء للطبراني: ص ۲۵۱ رقم ۷۹۸
(۷) المستدرك للحاكم: ۱/۷۲۸ رقم ۱۹۷۵
(۸) سنن دارمي: ۲/۳۷۹ رقم ۲۶۹۲
(۹) شرح السنة للبغوي: ۵/۱۳۲ رقم ۱۳۳۸
(۱۰) امالي ابن بشران: ۲/۳۴ رقم ۷۰۴
(۱۱) كتاب الآثار لابي يوسف: ص ۲۱ رقم ۴۱۵
(۱۲) الاحاديث المختارة للضياء المقدسي: ۱/۳ رقم ۱۸
(۱۳) الاسماء الصفات للبيهقي: ۱/۲۲۷ رقم ۴۱
(۱۴) الفوائد لتمام الرازي: ۲/۱۵۵ رقم ۱۳۰۹
(۱۵) الكنى والاسماء للدولابي: ۲/۹ رقم ۹۴
(۱۶) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۱۰/۱۱۱ رقم ۱۷۱۴۳
(۱۷) صحيح كنوز السنة النبوية: ۱/۴۰ رقم ۷۱
(۱۸) كنز العمال: ۲/۷ رقم ۴۳۲۷

استنادی تحقیق: یہ روایت حسن ہے

اس کے علاوہ "ابدا ابدا" کے الفاظ بھی حدیث سے ثابت ہیں دیکھئے

[قال قيس رضي الله عنه وقول رسول الله ﷺ ابدا ابدا]

تخریج:

(۱) مسند ابی یعلیٰ: ۱/۲۰۱ رقم ۹۱۳
(۲) معرفة الصحابة لابي نعيم: ۲/۷۷ رقم ۵۵

(۳) مجمع الزوائد: ۳/۹۱ رقم ۲۲۵۲
(۴) مطالب العالية لابن حجر: ۲/۶۰۹ رقم ۲۰۹
(۵) اسد الغابة: ۲/۲۴۳
(۶) روضة المحدثين: ۱۲/۱۱ رقم ۵۹۸

اسی طرح "ذوالجلال والاکرام" کے الفاظ بھی قرآن وسنت سے ثابت ہیں دیکھئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے

[ذوالجلال والاكرام]

(۱) سنن ابن ماجه: ۵/۹ رقم ۳۸۵۸
(۲) المعجم الكبير للطبراني: ۵/۱ رقم ۴۵۸۹
(۳) التوحيد لابن منده: ۱/۸۷ رقم ۳۰۹
(۴) مصنف ابن ابي شيبة: ۱۰/۲۷ رقم ۲۹۹۱۴
(۵) معرفة الصحابة لابي نعيم: ۸/۲۹ رقم ۳۵۳
(۶) المستدرك للحاكم: ۱/۵۰۳ رقم ۱۸۵۶

❁ پانچواں کلمہ استغفار کا ثبوت ❁

پانچواں کلمہ استغفار جو ہم پڑھتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں

[استغفر الله ربي من كل ذنب اذنبته عمدًا او خطاءً سرا او علانيةً و اتوب اليه من الذنب الذى اعلم ومن الذنب الذى لا اعلم انك انت علام الغيوب وستار العيوب وغفار الذنوب ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم]

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا جان بوجھ کر یا بھول کر در پردہ یا کھلم کھلا اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں بے شک تو غیبوں کا جاننے والا ہے اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے

چنانچہ اس کلمہ میں کون سی ایسی چیز ہے جو خرابی والی ہے کیا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا غلط ہے؟ کیا یہ بھی بدعت ہے؟ اور کیا یہ بات اپنے بچوں کو سکھانا بھی غلط ہے؟

جبکہ سید الاستغفار کا ذکر بھی حدیث شریف میں ہے

[حدثنی شداد بن اوس ﷺ عن النبی ﷺ سید الاستغفار أن تقول اللھم انت ربی لا الہ الا انت ....]

تخریج:

(۱)صحیح بخاری: ۸/۶۷رقم۶۳۰۶مطبوعہ قاہرہ
(۲) سنن الکبریٰ للنسائی: ۹/۲۹رقم۱۰۳۳۱
(۳)معجم الکبیر للطبرانی: ۷/۲۹۳رقم۷۱۷۲
(۴)المعجم الاوسط: ۱/۳۰رقم۱۰۳
(۵)الدعاء للطبرانی: ص۱۴۹رقم۳۱۵

❁ چھٹا کلمہ ردکفر کا ثبوت ❁

چھٹے کلمے میں بھی اللہ کی پناہ مانگی جاتی ہے اور گناہوں سے توبہ کی جاتی ہے چاہے وہ اس گناہ کے بارے میں علم رکھتا ہو یا نہیں اسی طرح بدعت، چغلی، کفر و شرک، بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور ہر قسم کی نافرمانیوں سے معافی مانگتا ہے اور پھر تجدید ایمان کرتا ہے یعنی کلمہ [لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ] پڑھتا ہے تو بتائیے ان میں کون سی ایسی بات ہے جو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہو یا جس کی دین میں اصل موجود نہ ہو یہ سب سلف صالحین کے طریقہ پر ہی عمل ہے لہٰذا اس کو رد کرنا خود بدعت ضلالہ ہے

اللہ تعالیٰ نے جا بجا توبہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور توبہ سے انکار کفر ہے اس کلمہ میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے کا ہی بیان ہے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے

[یاایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم..]

ترجمہ: اے ایمان والوں بہت سے گمانوں سے بچو بیشک کچھ گمان گناہ ہیں

(سورۃ الحجرات: ۱۲)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

[ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث]

ترجمہ: گمان سے دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے

تخریج:

(۱)صحیح بخاری: ۷/۲۳رقم۵۱۴۳
(۲)صحیح مسلم: ۸/۱۰رقم۶۷۰۱
(۳)موطا امام مالک: ۲/۷۰۸رقم۱۹۲
(۴)سنن ابو داؤد: ۴/۳۷۴رقم۴۹۱۷

لہٰذا مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں بدگمانی سے بچنا چاہیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حق واضح ہو جانے کے بعد اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالے کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے میرے والدین، میرے اساتذہ کرام، مجھے، میری بیوی بچوں اور میرے بہن بھائیوں اور دوستوں کو ایمان پر سلامت رکھے اور ایمان پر ہی موت عطا فرمائے آمین

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

مورخہ: 4 دسمبر 2013 بوقت شام سات بج کر ۱۲ منٹ

❁ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ❁

مصنف کے عنقریب شائع ہونے والے تحقیقی شاہکار

(۱) ائمہ مجتہدین کے درمیان اختلافات کی وجوہات

(۲) فقہ حنفی پر اعتراضات کی حقیقت

(۳) مکمل مسنون نماز احادیث کی روشنی میں

رابطے کے لئے فون نمبر: 0344.7519992

خدمت نہیں بلکہ دین کی بربادی ہے اور یہی کام غیر مقلدین جن کے تقریباً ۲۱ گروہ ہیں کر رہے ہیں اور سعودی مفتیان تو یہ کام بڑے اعلیٰ پیمانے پر سرانجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اہل سنت وجماعت کے عقائد ومسائل پر قائم رہنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

✿ بدعت کا بیان ✿

چونکہ بدمذہبوں کا سب سے بڑا ہتھیار شرک وبدعت ہے لہذا آج اس مضمون میں ان میں ایک یعنی بدعت کے بارے میں اختصاراً چند باتیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ اصل مضمون چھ کلموں کے بارے میں صحیح طریقہ سے بات کو سمجھا جا سکے۔

بدمذہب بدعت کے بارے میں یہ بات کہتے ہیں کہ "ہر نئی چیز بدعت ہے" یا تھوڑا اضافہ کر کے یہ کہتے ہیں "دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے" اسی طرح کچھ تبدیلی کے ساتھ اس کو اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے "جس چیز کا ثبوت قرآن وسنت میں نہیں وہ بدعت ہے" لہذا بدعت کا صحیح مفہوم سمجھنا ضروری ہے

✿ بدعت کا لغوی مفہوم ✿

بدعت عربی زبان کا لفظ ہے جو "بدع" سے مشتق ہے المنجد ص ۹۷ میں ہے [البدعۃ: وہ چیز جو بغیر کسی سابق مثال کے بنائی جائے مذہب میں نئی رسم بَدُعَ: لاثانی ہونا، بے مثال ہونا بَدَعَ: کوئی شے ایجاد کرنا، کوئی چیز بغیر نمونہ کے بنانا، ابتداء کرنا]

جس طرح یہ کائنات عدم اور نیست تھی اور اس کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی سابق مثال کے عدم سے وجود بخشا تو لغوی لحاظ سے یہ بھی بدعت کہلائی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام بھی "بدیع" ہے اور اسی شان کی وضاحت اس آیت مقدسہ میں ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے [بدیع السمٰوٰت والارض.....] (سورۃ الانعام: آیت ۱۰۱)

ترجمہ: یعنی اللہ ہی زمین وآسمان کا موجد ہے

اسی طرح بدعت کے لغوی مفہوم کی وضاحت اس آیت مقدسہ سے بھی واضح ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

[قل ما کنت بدعا من الرسل] (سورۃ الاحقاف: آیت ۹)

ترجمہ: یعنی آپ فرما دیجئے کہ میں کوئی انوکھا نیا رسول تو نہیں

مندرجہ بالا قرآنی شہادتوں کی بناء پر یہ بات عیاں ہوگئی کہ کائنات کی تخلیق کا ہر نیا مرحلہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بدعت کہلاتا ہے جیسا کہ فتح المبین شرح اربعین نووی میں ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بدعت کے لغوی مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں [بدعت لغت میں اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کی مثال پہلے موجود نہ ہو جس طرح قرآن میں شان خداوندی کے بارے میں فرمایا گیا کہ آسمان وزمین کا بغیر کسی مثال کے پہلی بار پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے]

بدعت کے لغوی مفہوم کی وضاحت کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں کہ بدعت اصطلاح میں کس چیز کا نام ہے

✿ بدعت کا اصطلاحی مفہوم ✿

اصطلاح شرع میں بدعت کا مفہوم واضح کرنے کے لئے ائمہ فقہ وحدیث نے اس کی تعریف

یوں کی ہے

[ہر وہ نیا کام جس کی کوئی اصل بالواسطہ یا بلاواسطہ نہ قرآن میں ہو اور نہ حدیث میں اور اسے ضروریات دین سمجھ کر دین میں شامل کر لیا جائے یاد رہے کہ ضروریات دین سے مراد وہ امور ہیں جن میں کسی ایک چیز کا انکار کرنے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے

ایسی بدعت کو بدعت سیئہ یا بدعت ضلالہ کہتے ہیں حضور ﷺ کے ارشاد مبارک "کل بدعة ضلالة" سے یہی بدعت مراد ہے

❁ کیا ہر نیا کام ناجائز ہے؟ ❁

ایسے نئے کام جن کی قرآن وسنت میں اصل موجود نہ ہو وہ اصل کے اعتبار سے بدعت ہی کہلائیں گے مگر یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا از روئے شریعت ہر نئے کام کو محض اس لئے ناجائز قرار دیا جائے کہ وہ نیا ہے؟

اگر شرعی اصولوں کا معیار یہی قرار دیا جائے تو پھر دین اسلام کی تعلیمات میں سے کم و بیش ستر فی صد حصہ ناجائز ٹھہرتا ہے کیونکہ اس کی مروجہ شکلیں اور بہت سارے دینی امور اور معاملات ایسی ہیئت میں حضور ﷺ اور اس کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں نہ تھے

بدعت کا مندرجہ بالا تصور یعنی ہر نئی چیز کو گمراہی پر محمول کرنا نہ صرف ایک شدید غلط فہمی ہے بلکہ ایک مغالطہ ہے علمی اور فکری لحاظ سے باعث ندامت بھی اور خود دین اسلام کی کشادہ راہوں کو مسدود کر دینے کے مترادف بھی، بلکہ اپنی اصل میں یہ نقطہ نظر قابل صد افسوس بھی ہے کیونکہ اسی تصور کو حق سمجھ لیا جائے تو یہ عصر حاضر اور اس کے بعد ہونے والی علمی و سائنسی ترقی سے آنکھیں بند کر کے ملت اسلامیہ کو تمام اقوام کے مقابلے میں عاجز کر دینے کی سازش قرار پائے گی اور اس طریق پر عمل کرتے ہوئے بھلا ہم کیسے دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے اور اسلامی تہذیب کو ثقافت وتمدن اور مذہبی اقدار اور نظام حیات میں بالاتری کی تمام کوششوں کو بارآور کر سکیں گے؟

اس لئے ضروری ہے کہ اس مغالطے کو ذہنوں سے دور کیا جائے اور بدعت کا حقیقی اور صحیح اسلامی تصور امت مسلمہ کی نئی نسل پر واضح کیا جائے تاکہ ہماری نئی نسل امت مسلمہ کی ترقی کا باعث بنے اور امت مسلمہ کو اس مایوسی کی کیفیت سے نکال سکے

❁ بدعت کا حقیقی تصور احادیث کی روشنی میں ❁

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

[من احدث في أمرنا هذا ما ليس فيه فهو رد]

یعنی جو اس دین میں کوئی ایسی بات پیدا کرے جو دین میں نہ ہو تو وہ رد ہے

تخریج :

(۱)صحیح بخاری: ۳/۳۰۱رقم ۲۶۹۷
(۲)صحیح مسلم: ۵/۱۳۲رقم ۴۵۸۹
(۳)سنن ابوداؤد: ۴/۳۲۹رقم ۴۶۰۶
(۴)سنن ابن ماجہ: ۱/۲۰رقم ۱۴
(۵)مسند احمد: ۶/۲۷۰رقم ۲۶۳۷۲
(۶)صحیح ابن حبان: ۱/۲۰۹رقم ۲۷
(۷)مسند ابی یعلیٰ: ۸/۷۰رقم ۴۵۹۴
(۸)سنن دارقطنی: ۵/۴۰۳رقم ۴۵۳۳
(۹)سنن الکبریٰ بیہقی: ۱۰/۱۵۰رقم ۲۰۶۰۳
(۱۰)مستخرج ابی عوانۃ: ۷/۶۷رقم ۵۵۵۷

اسنادہ صحیح: اس کے سارے راوی قابل اعتماد اور سچے ہیں اس لئے یہ روایت صحیح ہے

فوائد:

❁ اس حدیث میں لفظ "احدث" اور "ما ليس فيه فهو رد" قابل غور ہیں عرف عام میں

''احدث'' کا معنی دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کرنا اور لفظ ''ما لیس فیہ'' احدث کے مفہوم کی وضاحت کر رہا ہے کہ ''احدث'' سے مراد ایسی نئی چیز ہوگی جو اس دین میں نہ ہو

❁ حدیث کے اس مفہوم سے ذہن میں ایک سوال ابھرتا ہے کہ اگر ''احدث'' سے مراد دین میں کوئی نئی چیز پیدا کرنا ہے تو پھر جب ایک چیز نئی ہی پیدا ہو رہی ہے تو پھر ''ما لیس فیہ'' کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کیونکہ وہ اگر اس میں ہی سے تھی یعنی دین کا پہلے سے ہی حصہ تھی تو اسے نیا کہنے کی ضرورت ہی نہ تھی اور پھر اکثر اس موقعہ پر آیت مقدسہ [الیوم اکملت لکم دینکم] کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے اس مغالطے کا جواب ملاحظہ ہو

❁ مغالطے کا ازالہ اور ''فھو رد'' کا صحیح مفہوم ❁

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

[من عمل عملاً لیس علیہ أمرنا فھو رد]

ترجمہ: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا کوئی اَمر (حکم) موجود نہیں تو وہ مردود ہے

تخریج :

(۱) صحیح مسلم: ۵/۱۳۲ رقم ۴۵۹۰
(۲) صحیح بخاری: ۱/۳۲
(۳) مسند احمد بن حنبل: ۹/۱۹۰ رقم ۲۵۵۱۱
(۴) سنن دار قطنی: ۹/۵، ۴ رقم حدیث ۴۵۳۴
(۵) مسند الربیع بن حبیب: ۱/۳۹ رقم ۴۹
(۶) صحیح کنوز السنۃ النبویۃ: ۱/۵۲

اسنادہ صحیح: اس کی سند صحیح ہے

اس حدیث میں ''لیس علیہ امرنا'' سے عام طور پر یہ مراد لیا جاتا ہے کہ کوئی کام خواہ نیک یا احسن ہی کیوں نہ ہو مثلاً عید میلاد النبی ﷺ یا ایصال ثواب وغیرہ اگر ان پر کوئی قرآن و سنت سے دلیل نہ ہو تو یہ بدعت و مردود ہے یہ مفہوم سراسر باطل ہے کیونکہ اگر یہ معنی لیا جائے

کہ جس کام کے کرنے کا حکم قرآن و سنت میں موجود نہیں وہ بدعت ضلالہ ہے حرام ہے تو پھر مباحات کا تصور اسلام میں کیا باقی رہ جاتا؟

کیونکہ مباح تو کہتے ہی اسے ہیں کہ جس کے کرنے یا نہ کرنے کا شریعت میں کوئی حکم موجود نہ ہو لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی روایت میں [من احدث فی امرنا ھذا ما لیس فیہ فھو رد] میں ''فھو رد'' کا اطلاق نہ صرف ''ما لیس فیہ'' پر ہوتا ہے اور نہ فقط ''احدث'' پر بلکہ اس کا صحیح اطلاق اس صورت میں ہوگا جب یہ دونوں چیزیں جمع ہوں یعنی ''احدث'' اور ''ما لیس فیہ'' یعنی مردود فقط وہی عمل ہوگا جو نیا بھی ہو اور اس کی کوئی سابق مثال بھی شریعت میں نہ ملتی ہو اور اس کی دین میں کسی جہت سے بھی کوئی دلیل نہ بنتی ہو یا کسی جہت سے اس کا تعلق دین سے نہ نظر آتا ہو لہٰذا ان دلائل کی روشنی میں کسی بھی محدثہ ضلالہ ہونے کا ضابطہ دو شرائط کے ساتھ خاص ہے

(۱) ایک یہ کہ دین میں اس کی کوئی اصل، مثال یا دلیل موجود نہ ہو

(۲) دوسرا وہ محدثہ نہ صرف دین کے مخالف و متضاد ہو، بلکہ دین کی نفی کرنے والا ہو

❁ مباح (بدعت) کا قرآنی تصور ❁

اب اس کے بعد مباح بدعت کی قبولیت کا قرآنی تصور پیش خدمت ہے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ ضروری نہیں ہے کہ ہر بدعت قرآن و سنت کے خلاف ہو بلکہ بے شمار بدعات ایسی ہیں جو قرآن و سنت کے نہ منافی ہیں اور نہ ہی شریعت کی روح کے خلاف ہیں جیسا کہ قرآن نے رہبانیت کی بدعت کے بارے میں فرمایا دیکھئے سورت الحدید: آیت ۲۷ میں اگر ہر نیا کام برا ہوتا تو یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

بالکل اسی طرح مروجہ چھ کلمے بھی بدعت سیۂ یا بدعت ضلالہ نہیں ہیں بلکہ ان کی اصل شریعت میں موجود ہے اللہ تعالیٰ ایسے گمراہوں سے بچائے اب چھ کلموں کا ثبوت پیش خدمت ہے

❁ پہلا کلمہ طیبہ اور اس کا حدیث سے کا ثبوت ❁

پہلا کلمہ طیبہ یہ ہے [لا اله الا الله محمد رسول الله ﷺ]

اس بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ملاحظہ فرمائیں

[اخبرنا ابو عبدالله الحافظ، حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا محمد بن اسحاق، حدثنا يحيىٰ بن صالح الوحاظي، حدثنا اسحاق بن يحيىٰ الكلبي، حدثنا الزهري، حدثني سعيد بن المسيب، أن أبا هريرة ؓ أخبره عن النبي ﷺ قال : أنزل الله تعالىٰ في كتابه، فذكر قوما استكبروا فقال : انهم كانوا اذا قيل لهم لا اله الا الله يستكبرون، وقال تعالىٰ اذ جعل الذين كفروا في قلوبهم الحمية حمية الجاهلية فأنزل الله سكينة على رسوله وعلى المؤمنين وألزمهم كلمة التقوى وكانوا أحق بها وأهلها وهي [لا اله الا الله محمد رسول الله] استكبر عنها المشركون يوم الحديبية يوم كاتبهم رسول الله ﷺ على قضية المدة]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا تو تکبر کرنے والی قوم کا ذکر فرمایا یقیناً جب انہیں لا الہ الا اللہ کہا جاتا ہے تو وہ تکبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب کفر کرنے والوں نے اپنے دلوں میں جاہلیت والی ضد رکھی تو اللہ نے اپنا سکون واطمینان اپنے رسول اور مومنوں پر اتارا اور ان کے لیے کلمۃ التقویٰ کو لازم قرار دیا اور (وہ) اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور وہ (کلمۃ التقویٰ) "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے حدیبیہ والے دن جب رسول اللہ ﷺ نے مدت (مقرر کرنے) والے فیصلے میں مشرکین نے اس کلمے سے تکبر کیا تھا

تخریج :

(١)الأسماء والصفات للبيهقي : ١/١٠٨ رقم ٩٤، ٩٥
(٢)الايمان لابن منده : ١/١٥٩ رقم ١٩٩، ٢٠٠
(٣)الايماء الى زوائد الأمالي والأجزاء : ٢/٥٠ رقم ٢٠١٩
(٤)مختصر تاريخ دمشق : ٨/٨٤
(٥)الدر المنثور للسيوطي : ٣/٣٠٦
(٦)تفسير ابن ابي حاتم : ١٠/٣٢١٠
(٧)تفسير الطبري : ٢١/١٠٨ رقم ٣١٨٣٨
(٨)تفسير قرطبي : ١٥/٧٦
(٩)فتح القدير للشوكاني : ٩/٨٤
(١٠)فتح البيان في مقاصد القرآن : ٥/٣٨٢

❁ تعارف رجال الحدیث ❁

(١)ابوبكر احمد بن الحسين بن علي بن موسىٰ البيهقي:

امام ذہبی ؒ لکھتے ہیں "هو الحافظ العلامة ،الثبت ،الفقيه ،شيخ الاسلام"

(سیر اعلام النبلاء : ١٨/١٦٣ رقم ٨٦)

(٢)ابو عبدالله الحافظ محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نعيم الحاكم:

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں "الامام ،الحافظ ،الناقد ،العلامة ،شیخ المحدثین"

(سیر اعلام النبلاء : ۷/۱۹۳، رقم ۱۰۰)

مزید ان کا ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں

(۱)تاریخ بغداد: ۵/۴۵۳ (۲)میزان الاعتدال: ۳/۴۰۹

(۳)تذکرۃ الحفاظ: ۳/۷۰۰، رقم ۷۹۳ (۴)وفیات الاعیان: ۴/۲۸۰، ۲۸۸

(۵)البدایۃ والنہایۃ: ۱۱/۳۵۵ (۶)لسان المیزان: ۵/۲۳۲، ۲۳۳

(۷)شذرات الذھب: ۳/۱۶۹ (۸)طبقات السبکی: ۳/۱۵۵

(۳) ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم النیسابوری:

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں "الامام ،المحدث ،مسند العصر ،رحلة الوقت"

(سیر اعلام النبلاء : ۱۵/۴۵۲، رقم ۲۵۸)

مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں دیکھا جا سکتا ہے

(۱)تاریخ دمشق: ۵۹/۲۸۷ (۲)تذکرۃ الحفاظ : ۳/۸۶۰، رقم ۸۳۵

(۳)شذرات الذھب: ۲/۳۷۳، ۳۷۴ (۴)البدایۃ والنہایۃ: ۱۱/۲۳۲

(۵)الوافی بالوفیات: ۵/۲۲۳ (۶)المنتظم: ۶/۳۶۹

(۴)ابو بکر محمد بن اسحاق بن جعفر الصاغانی:

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں "الامام ،الحافظ ،المجود، الحجة"

(سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۵۹۳، رقم ۲۲۳)

امام دارقطنی کہتے ہیں "ثقة"

(سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۵۹۳، رقم ۲۲۳)

مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں

(۱)تاریخ بغداد: ۱/۲۴۰، ۲۴۱ (۲)تہذیب التہذیب: ۹/۳۵

(۳)شذرات الذھب : ۲/۱۹۰ (۴)المنتظم: ۵/۸۷

(۵)الجرح والتعدیل: ۷/۱۹۵، ۱۹۶ (۶) طبقات الحفاظ: ۲۵۶

(۷)الوافی بالوفیات: ۲/۱۹۵ (۸)تذھیب التہذیب: ۳/۱۹۳

(۵)ابوزکریا یحییٰ بن صالح الوحاظی:

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں "الامام ،العالم ،الحافظ، الفقیہ"

(سیر اعلام النبلاء: ۱۰/۴۵۳، رقم ۱۵۰)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں "ثقة"

(سیر اعلام النبلاء: ۱۰/۴۵۳، رقم ۱۵۰)

مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں

(۱)تاریخ دمشق: ۱۸/۳۹۹ (۲)تاریخ الکبیر للبخاری: ۸/۲۸۲

(۳)تذکرۃ الحفاظ : ۱/۴۰۸ (۴)الکاشف: ۳/۲۵۸

(۵)تہذیب التہذیب: ۱۱/۲۲۹ (۶)شذرات الذھب: ۲/۵۰

(۷)طبقات ابن سعد: ۷/۴۷۳ (۸)طبقات الحنابلۃ: ۱/۴۰۲

(۶)اسحاق بن یحییٰ بن علقمۃ الکلبی الحمصی:

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "صدوق"

(تقریب التہذیب: ۱/۸۲، رقم ۳۹)

مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیے

(۱)تہذیب الکمال للمزی: ۲/۴۶۰، رقم ۳۹۰

(۲)تہذیب التہذیب: ۱/۲۵۵

(۳)الثقات لابن حبان: ۶/۴۹، رقم ۶۲۸

(۴)الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۲۰۹/۱

(۵)سوالات الحاکم للدارقطنی: رقم ۲۸۰

(۷)ابوبکرمحمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ الزہری القرشی:

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"الفقیہ،الحافظ متفق علی جلالتہ واتقانہ"

"آپ فقیہ حافظ اور آپ کی جلالت وثقاہت پر اتفاق ہے"

(تقریب التہذیب: ۲/۳۳۳رقم۶۳۱۵)

ان کا مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں دیکھا جاسکتا ہے

(۱)سیر اعلام النبلاء: ۵/۳۲۶رقم۱۶۰	(۲)تذکرۃ الحفاظ: ۱/۱۰۸
(۳)التاریخ الکبیر: ۱/۲۲۰	(۴)تہذیب الاسماء: ۱/۹۰
(۵)تاریخ الاسلام للذہبی: ۵/۱۳۶	(۶)شذرات الذہب: ۱/۱۶۲
(۷)وفیات الاعیان: ۴/۱۷۷	(۸)تہذیب التہذیب: ۹/۴۴۵

(۸)سعیدبن المسیب بن حزن القرشی المخزومی:

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "آپ اپنے زمانے میں مدینہ میں اہل علم میں سے تھے اور تابعین کے سردار تھے"

(سیر اعلام النبلاء: ۴/۲۱۷رقم۸۸)

آپ کا شاندار ترجمہ درج ذیل کتب میں دیکھ سکتے ہیں

(۱)تقریب التہذیب: ۱/۳۰۶رقم۲۳۰۲	(۲)تذکرۃ الحفاظ: ۱/۵۱
(۳)البدایۃ والنہایۃ: ۹/۹۹	(۴)شذرات الذہب: ۱/۱۰۲
(۵)تہذیب التہذیب: ۴/۸۴	(۶)وفیات الاعیان: ۲/۳۷۵
(۷)تاریخ الاسلام للذہبی: ۳/۲	(۸)طبقات ابن سعد: ۵/۱۱۹

(۱۰)حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

یہ مشہور صحابی رسول ہیں اور تمام صحابہ عادل ہیں

اسنادہ صحیح: اس روایت کے تمام راوی سچے اور قابل اعتماد ہیں اس لئے یہ روایت صحیح ہے

❁ یہ کلمہ طیب صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اس کو بدعت کہنے والا علم حدیث سے ناواقف ہے جیسا کہ پچھلے صفحات میں قارئین نے ملاحظہ فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ایسی گمراہیوں سے محفوظ فرمائے اور اہل سنت وجماعت کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

❁ دوسرا کلمہ شہادت کا ثبوت حدیث مبارکہ سے ❁

دوسرا کلمہ بھی حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[من شھد لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ وان محمد اعبدہٗ ورسولہ...]

ترجمہ: جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں

تخریج:

(۱)صحیح بخاری: ۴/۱۰۰رقم۳۴۳۵	(۲)مسند احمد: ۵/۳۱۳رقم۲۲۷۲۷
(۳)السنۃ لابن ابی عاصم: ۲/۳۳۱رقم۸۹۹	(۴)شرح السنۃ للبغوی: ۱/۱۰رقم۵۳
(۵)مسند الشامیین: ۱/۲۹رقم۵۵۵	(۶)صحیح ابن حبان: ۱/۴۳۷رقم۲۰۷
(۷)مصنف عبدالرزاق: ۲/۲۹رقم۳۲۸۹	(۸)معجم المقرئ: ۲/۱۱۵رقم۷۹
(۹)الدعاء لابن فضیل: ص۳۰رقم۳	(۱۰)حدیث ابی الفضل الزہری: ۱/۱۱۵رقم۳۵۶
(۱۱)حدیث خیثمۃ: ص۱۸۶	(۱۲)حلیۃ الاولیاء: ۵/۱۵۹
(۱۳)التمہید لما فی الموطا: ۲۳/۲۹۹	(۱۴)جامع العلوم والحکم: ۱/۲۰۹

اسنادہ صحیح: اس کے سارے راوی سچے ہیں اس لئے یہ سند صحیح ہے

❁ علماء کرام نے تشہد کو اپنی جانب نسبت کرتے ہوئے "اشہد ان" کے الفاظ سے پڑھنا شروع کر دیا جو کہ درست ہے لیکن اگر پھر بھی کسی کے دل میں یہ شبہ ہو کہ وہ جو آپ الفاظ پڑھتے ہیں وہ ہی دکھائیں تو جناب وہ بھی الفاظ حدیث ہی ہیں لہٰذا وہ بھی پیش خدمت ہیں

❁ حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا[ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ.....]

ترجمہ: پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں

تخریج:

(۱) صحیح مسلم: ۱/۳۰۵ رقم ۴۰۳
(۲) سنن ابی داؤد: ۱/۲۰۰ رقم ۸۰۵
(۳) سنن ترمذی: ۱/۹۲ رقم ۵۵
(۴) سنن نسائی: ۲/۶۲ رقم ۱۵۳
(۵) سنن ابن ماجہ: ۱/۷۹ رقم ۴۶۹
(۶) مسند احمد بن حنبل: ۱/۱۹ رقم ۲۱
(۷) صحیح ابن حبان مع حواشی: ۳/۹۱ رقم ۱۴۹۳
(۸) مسند البزار: ۳/۳۳۲ رقم ۱۳۰
(۹) مسند ابی یعلیٰ: ۱/۲۲ رقم ۱۸۰
(۱۰) سنن دار قطنی: ۲/۴۷ رقم ۳۳۰
(۱۱) سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۱۳۲ رقم ۲۹۵
(۱۲) مستخرج ابی عوانۃ: ۱/۲۰۱ رقم ۲۹۳
(۱۳) معجم الکبیر للطبرانی: ۲/۸۹ رقم ۲۰۲۸
(۱۴) الاحکام الشرعیۃ للاشبیلی: ۱/۲۸۰
(۱۵) موطاء امام محمد: ۱/۲۲۹ رقم ۳۶
(۱۶) شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱/۹۵ رقم ۱۵۸

اسنادہ صحیح: اس کے سارے راوی بھی سچے ہیں اس لئے یہ روایت بھی صحیح ہے

❁ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا "تشہد" کی تعلیم دیتی ہوئی فرماتی ہیں کہو:

[اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ...]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں

تخریج:

(۱) موطا امام مالک روایۃ یحییٰ اللیثی: ص۹۰ رقم ۲۰۵
(۲) شرح الزرقانی: ۱/۲۷۴
(۳) مسند الصحابۃ فی الکتب التسعۃ: ۰/۳۲۹۵

❁ تعارف رجال الحدیث ❁

(۱) مالک بن انس بن مالک المدنی:

آپ مشہور فقیہ اور امام مدینہ ہیں امام ذہبی فرماتے ہیں

[ہو شیخ الاسلام، حجۃ الامۃ، امام دار الہجرۃ] (سیر اعلام النبلاء: ۸/۴۸ رقم ۱۰)

امام مالک رحمہ اللہ کا مزید شاندار ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں

(۱) تذکرۃ الحفاظ: ۱/۲۰۷
(۲) تہذیب التہذیب: ۱۰/۵
(۳) التاریخ الکبیر: ۷/۳۱۰
(۴) البدایۃ والنہایۃ: ۱۰/۱۷۴
(۵) الکامل لابن الاثیر: ۶/۱۴۷
(۶) شذرات الذہب: ۲/۱۲
(۷) الکاشف: ۳/۱۲
(۸) تاریخ ابن معین: ۲/۵۴۳

(۲) عبد الرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر:

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں[الامام، الثبت، الفقیہ]

(سیر اعلام النبلاء: ۶/۵ رقم ۱)

ان کا مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں

(۱)تذکرۃ الحفاظ: ۱/۷۹ (۲)تهذيب التهذيب: ۷/۲۵۳

(۳)التاريخ الصغير: ۱/۲۲۱ (۴)الجرح والتعديل: ۵/۴۸۹

(۳)القاسم بن محمد بن ابی بکر:

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

[الحافظ،الحجة،عالم بالوقت بالمدينة]

(سیر اعلام النبلاء: ۵/۵۳رقم ۱۹)

ان کا مزید ترجمہ درج ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں

(۱)طبقات ابن سعد: ۵/۱۸۷ (۲)حلية الاولياء: ۲/۱۸۳

(۳)تهذيب الاسماء واللغات: ۲/۵۵ (۴)شذرات الذهب: ۱/۱۳۵

(۵)تذكرة الحفاظ: ۱/۹۶ (۶)تهذيب التهذيب: ۸/۳۳۳

(۷)وفيات الاعيان: ۳/۵۹ (۸)الجرح والتعديل: ۷/۱۱۸

(۴)حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

آپ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں ام المومنین ہیں صحابیہ ہیں

الحکم الحدیث: اس کے سارے راوی سچے ہیں لہذا یہ روایت صحیح ہے

❁ تیسرا کلمہ تمجید کا ثبوت حدیث مبارکہ سے ❁

تیسرا کلمہ تمجید کے الفاظ یہ ہیں [[سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم]

اس بارے میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں یوں کہا کرو

[سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم]

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالی شان اور عظمت والا ہے

تخریج:

(۱)سنن ابوداؤد: ۱/۲۲۰رقم ۸۳۲مطبوعہ دارالفکر محقق محمد محی الدین عبدالحمید

(۲)سنن ابن ماجہ: ۵/۳۳رقم ۳۸۴۸

(۳)موطا امام محمد: ۳/۳۳رقم ۱۰۰۰مطبوعہ دمشق

(۴)اخبار مکۃ للفاکھی: ۱/۹۲رقم ۵۵۵

❁ تعارف رجال الحدیث ❁

(۱)امام ابوداؤد سلیمان بن الأشعث بن اسحاق مصنف السنن:

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں [ثقة، حافظ] (تقریب التہذیب: ۱/۲۵۰رقم ۲۵۳۳)

(۲)عثمان بن ابی شیبۃ ابراہیم بن عثمان العبسی:

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یحیٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں [ثقة،مامون]

(سیر اعلام النبلاء: ۱۱/۱۵۲رقم ۵۹)

(۳)وکیع بن الجراح بن ملیح بن عدی:

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں [الامام ،الحافظ،محدث العراق]

(سیر اعلام النبلاء: ۹/۱۴۱رقم ۴۸)